



پہلی بات :

دنیا کے تمام رشتوں میں سب سے محترم رشتہ ماں کا ہوتا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے یعنی جو انسان ماں کی خدمت کرے، وہ جنت کا حقدار ہے۔ ماں کو بھی اپنی اولاد سے بے انتہا محبت ہوتی ہے۔ وہ ہر لمحہ اپنی اولاد کا خیال رکھتی ہے۔ اپنے آرام و سکون کا مطلق خیال نہیں رکھتی بلکہ اپنی اولاد کی بہتر تعلیم و تربیت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہوتا ہے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے ماں کی محبت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔

جان پہچان :

اختر اور ینوی بہار کے قصبہ اورین میں ۱۹/ اگست ۱۹۱۱ء کو پیدا ہوئے۔ اختر کو ان کے والدین نے ڈاکٹر بننے کے لیے میڈیکل کالج میں داخلہ دلویا لیکن اچانک بیماری کی وجہ سے ان کا تعلیمی سلسلہ ٹوٹ گیا۔ بعد میں انھوں نے ایم اے کیا اور پٹنہ یونیورسٹی میں لیکچرر ہو گئے۔ اختر اور ینوی نے تنقید، افسانہ نگاری، ناول نگاری، ڈراما نویسی اور شاعری کے میدانوں میں کامیاب طبع آزمائی کی۔ انھوں نے تقریباً دو درجن کتابیں تصنیف کیں۔ 'انجمن آرزو (شاعری)، منظر و پس منظر (افسانے)، حسرتِ تعمیر (ناول)، قدر و نظر (تنقید) وغیرہ ان کی تصنیفات ہیں۔ ۳۰/ مارچ ۱۹۷۷ء کو پٹنہ میں وہ اپنے خالق سے جا ملے۔ یہ نظم 'انجمن آرزو سے لی گئی ہے۔

اے کہ تیری گود میں پلتی ہے جانِ ناتواں
کس قدر بچے کی خاطر سختیاں سہتی ہے تو
جاں چھڑکتی ہے تو اپنے لعل پر صبح و مساء
تو ہے آبِ زندگی کا چشمہ اس کے واسطے
دور ہو جاتا ہے تجھ سے جب ترا نورِ نظر
لیتی ہے سو جان سے اس کی بلائیں بار بار
تیری اک نظرِ محبت، دشمنِ رنج و الم
پرورش پاتی ہے تیری گود میں انسانیت
بچ ہیں، کونین کی، تیرے مقابل، دولتیں
تیری ہی تعلیم سے پاتی ہیں قومیں رفعتیں
اس کا غم کھانا ہے تیرے واسطے آرامِ جاں
نخیتوں کے جھیلنے پر بھی مگن رہتی ہے تو
آنچ تو، آنے نہیں دیتی کبھی اس پر ذرا
تیرا سایہ ہے ہما کا سایہ اس کے واسطے
ہجر میں بچے کے، جلتے ہیں ترے قلب و جگر
دم بدم دیتی ہے تو اس کو دعائیں صد ہزار
اے بہارِ بے خزاں، جنتِ ترے زیرِ قدم
تیری ہی آغوش میں ملتی ہے اس کو تربیت
تیری ہی تعلیم سے پاتی ہیں قومیں رفعتیں

خلق کر سکتی ہے بچے میں تو قلبِ شیرِ نر
تو اگر چاہے، بدل دے قسمتِ نوعِ بشر

خلاصہ : شاعر کہتا ہے کہ ماں کمزور ننھے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ اس کے لیے دُکھ اٹھاتی ہے۔ بچے کے لیے دُکھ اٹھانے میں بھی اسے راحت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ ہر حال میں بچے کی دیکھ بھال میں مگن رہتی ہے۔ اس پر جان چھڑکتی رہتی ہے۔ وہ خود تکلیف اٹھاتی ہے مگر بچے کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتی۔ ماں بچے کے لیے آبِ حیات کا چشمہ ہے۔ ماں کا سایہ اس کے لیے گویا ہما کا سایہ ہے جو بچے کی تقدیر بدل دیتا ہے۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے بھی بچے کی جدائی برداشت نہیں کر سکتی۔ بار بار بلائیں لے کر اپنی محبت کا اظہار کرتی ہے۔ بار بار اس کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتی ہے۔ ماں کی محبت کی نظر بچے کے تمام دُکھ دور کر دیتی ہے۔ ماں کی خدمت کا صلہ جنت ہے۔ جنت وہ باغ ہے جس کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے۔ بچے کو انسانیت کا پہلا سبق ماں کی گود میں ملتا ہے۔ ماں کی تربیت انسان کو بلند درجوں تک پہنچاتی ہے۔ ماں وہ دولت ہے جس کے سامنے دنیا بھر کی دولت بیچ ہے۔ وہی بچے کو حوصلہ مند بناتی ہے۔ قوموں کی ترقی ماؤں کی تربیت کا ثمرہ ہوتی ہے۔

معانی و اشارات

جانِ ناتواں	- مراد کمزور بچہ	نورِ نظر	- آنکھوں کی روشنی مراد بیٹا / بیٹی
آرامِ جاں	- وہ جس سے دل کو سکون ملے	دمِ بدم	- مسلسل
صبح و مسا	- صبح اور شام	دشمنِ رنج و الم	- دُکھ درد دور کرنے والا
آنچِ آنا	- نقصان ہونا، چوٹ لگنا	بہارِ بے خزاں	- ایسی بہار جسے خزاں نہیں، مراد ماں
آبِ زندگی کا چشمہ	- مراد جس سے بچے کو زندگی ملتی ہے	بیچ	- کمتر، معمولی
ہما	- ایک مشہور خیالی پرندہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس کے سر پر سے گزر جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔	کونین	- دونوں جہاں، دنیا اور آخرت
ہما کا سایہ ہونا	- مراد خوش نصیبی	قلبِ شیرِ نر	- شیر جیسا دل، مراد بہادر
		نوعِ بشر	- مراد انسان

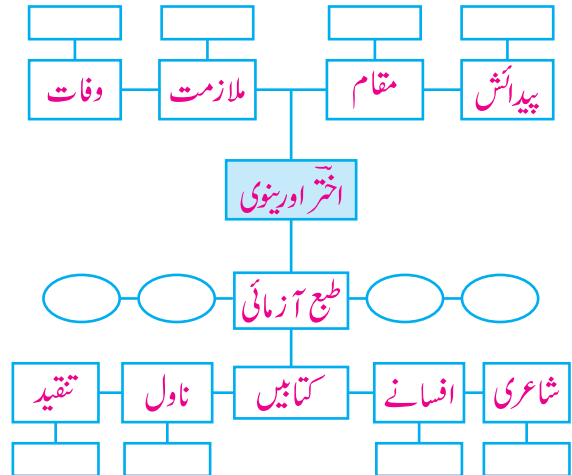
مشقی سرگرمیاں

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

- ۱۔ ماں کے لیے آرامِ جاں کیا ہے؟
- ۲۔ ماں کس کے لیے سختیاں برداشت کرتی ہے؟
- ۳۔ ماں کے سایے کو کس کے سایے سے تشبیہ دی گئی ہے؟
- ۴۔ بچے کے دور ہونے پر ماں کا کیا حال ہوتا ہے؟
- ۵۔ بچے کو تربیت کہاں ملتی ہے؟
- ۶۔ ماں کے آگے شاعر نے کس چیز کو بیچ قرار دیا ہے؟
- ۷۔ قوموں کو رفعتیں کہاں سے ملتی ہیں؟
- ۸۔ نظم میں شاعر نے ماں کو کن لفظوں سے مخاطب کیا ہے؟

سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

جان پہچان کی مدد سے ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔



درج ذیل شعر کی مدد سے ماں کے انداز تربیت پر مضمون لکھیے۔

پرورش پاتی ہے تیری گود میں انسانیت
تیری ہی آغوش میں ملتی ہے اس کو تربیت



- ۱۔ شاعر نے ماں کو ہما کا سایہ کیوں کہا ہے؟
- ۲۔ ماں کی محبت کی نظر کو دشمن رنج و الم کیوں کہا گیا ہے؟
- ۳۔ 'تو اگر چاہے بدل دے قسمتِ نوعِ بشر' اس مصرعے کی روشنی میں ماں کی تربیت کیوں ضروری ہے؟

ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

	بچے کے لیے ماں کی قربانیاں

نظم میں ایک پرندے کا ذکر آیا ہے، اس پرندے کا نام لکھیے۔

نظم سے زیر اضافت والی ترکیبیں لکھیے۔

'ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے' اس عنوان پر دس سطریں لکھیے۔

درج ذیل شعر کی روشنی میں ماں کی تکلیفوں کے بارے میں لکھیے۔

کس قدر بچے کی خاطر سختیاں سہتی ہے تو
سختیوں کے جھیلنے پر بھی مگن رہتی ہے تو

تلاش و جستجو

نظم سے محاورے تلاش کر کے لکھیے۔

نظم سے درج ذیل الفاظ کی ضدیں تلاش کر کے لکھیے۔

- ۱۔ نفرت
- ۲۔ بہادر
- ۳۔ جہنم
- ۴۔ نزدیک

عکس برعکس

نظم سے تضاد کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

نظم سے ہم معنی الفاظ کی جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے۔

